Subject: Urdu

انسان کامل

سوال: انسان کامل سے کیا مراد ہے؟

جواب: وہ شخص جس میں تمام انسانی صفات موجود ہوں جو ہر لحاظ سے ایک مکمل انسان ہو، جس کا ہر کام، ہر قدم، ہر سانس اللہ کے لئے ہو جس کی شرافت، ہمدردی، انسان دوستی، خلوص، دیانت داری وغیرہ جیسے صفات موجود ہوں انسان کامل کہلاتا ہے۔ پیارے نبی کی شخصیت میں یہ تمام خوبیاں بدرجہ اتم موجود تھیں۔ اسی لئے اُن کی ذات مبارک کے لئے انسان کامل کا خطاب سب سے زیادہ موزوں ہے۔

سوال نمبر ۱۔ حضرت محمد ﷺ کو زندگی کے ابتدائی دور میں کن مشکلات سے سامنا پڑا؟

جواب۔ حضرت محمد ﷺ کی زندگی کے ابتدائی دور میں ہی والدین کا سایہ ان کے سر سے اٹھ گیا۔ پیدائش سے کچھ مہینے پہلے ہی والد محترم چل بسے اور چھ برس کی عمر میں والدہ محترمہ کا سایہ بھی ان کے سر سے اٹھ گیا۔ پھر آپ کی پرورش کی ذمہ داری آپؐ کے دادا نے اٹھائی لیکن دو سال کے اندر ہی دادا جان کا سایہ بھی سر سے اٹھ گیا۔ اس کے بعد آپؐ اپنے چچا کی سرپرستی میں آ گئے۔ اس طرح ان کی زندگی کا ابتدائی دور مشکلات میں گزرا۔

سوال نمبر ۲۔ کن خصوصیات کی بناء پر حضرت خدیجہ آپ ﷺ سے متاثر ہوئیں؟

جواب۔ عرب کی ایک نہایت شریف اور باحیا بیوہ خاتون حضرت خدیجہؓ نے اپنی تجارت کا انتظام آپؐ کے حوالے کر دیا۔ جب حضرت خدیجہؓ نے آپ کی ایمانداری اور امانت داری کا خود مشاہدہ کیا تو وہ کافی متاثر ہو گئیں اور اپنی طرف سے ان کے ساتھ شادی کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔

سوال نمبر ۳۔ معرفت اور خدمت خلق کی وضاحت کیجیے؟

جواب۔ انسان کامل میں معرفت الٰہی اور خدمت خلق جیسی صفات خاصی اہمیت کی حامل ہیں۔ معرفت الٰہی کے معنی ہیں خدا شناسی یا خدا کو پہچاننا۔ خدا کو پہچاننے کے لئے عبادت، ریاضت، تقوی، پرہیزگاری جیسی صفات اپنے اندر پیدا کرنا لازمی ہیں۔ ان ہی اوصاف کی بدولت انسان ان اعلی صفات اور اقدار کو پا سکتا ہے جو معرفت الٰہی کے درجے تک انسان کو پہنچا سکتے ہیں۔

خدمت خلق بھی ایک اہم صفت ہے۔ اس سے مراد ہے لوگوں کی خدمت کرنا۔ خدا کی مخلوق کی کردار سازی کرنے کے ساتھ ساتھ ان کو اندھیرے سے نکال کر اجالے کی طرف لانا، بے سہاروں کو سہارا دینا، مظلوم، بے بس اور محروم انسانوں کی مدد کرنا، اپنی خوشی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے دوسروں کی تکلیفوں کو دور کرنا، اپنا چراغ جلا کر دوسروں کو روشنی فراہم کرنا خدمت خلق ہے۔ چنانچہ خود تکالیف اور مشکلات سے گزر کر دوسروں کو سکھ اور آرام پہنچانا ہی خدمت خلق ہے۔

خواجہ غلام السیدین (۱۹۰۴ - ۱۹۷۱)

خواجہ غلام السیدین پانی پت میں ۱۶ اکتوبر سن ۱۹۰۴ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام خواجہ غلام الثقلین تھا جو خواجہ الطاف حسین حالؔی کے نواسے تھے۔ آپ بچپن سے ہی بڑے ذہین تھے۔ دسویں جماعت سے لیکر بی۔ اے تک ہر امتحان میں اول آئے۔ سرکار کی طرف سے آئی سی ایس کرنے کے لئے انگلستان بھیجے گئے لیکن آپ کو انتظامی امور سے زیادہ درس و تدریس کا کام زیادہ پسند تھا۔ اس لئے آپ نے وہاں ایم۔ ایڈ کی ڈگری امتیاز کے ساتھ حاصل کی اور واپس آ کر علی گڑھ میں انگلش اسکول کے سربراہ مقرر ہوئے۔ پھر آپ ٹیچرس ٹریننگ کالج کے پرنسپل کی حیثیت سے بلائے گئے وہاں سے ریاست رام پور میں مُشیرِ تعلیم کی حیثیت سے بلائے گئے۔ اس کے بعد آپ کشمیر میں ناظم تعلیم مقرر ہوئے۔ حکومتِ ہند کی وزارتِ تعلیم کے مشیر اور جوائنٹ سیکریٹری کے عہدوں پر بھی آپ نے کام کیا ہے اور اس کے علاوہ آپ نے امریکہ کی مختلف یونیورسٹیوں میں مُشیر اور پروفیسر کی حیثیت سے خدمات انجام دی ہیں۔ آپ نے چند دن کی علالت کے بعد ۱۹ دسمبر ۱۹۷۱ء کو علی گڑھ میں ہی وفات پائی۔

خواجہ غلام السیدین ایک نامور اور تجربہ کار ماہرِ تعلیم تھے۔ انہیں تحریر و تقریر دونوں پر یکساں قدرت حاصل تھی۔ انہوں نے زیادہ تر انگریزی زبان میں لکھا۔ آپ کی تحریر دل کش، سادہ اور پُر اثر ہونے کے ساتھ ساتھ شیریں ہے۔ آپ کی طبیعت میں بھی شیرینی اور مزاج میں خلوص تھا۔ آپ ایک سچے اور قول و فعل کے اعتبار سے پکے معلم تھے۔ آپ نے ساری عمر پڑھنے اور پڑھانے میں گزاری۔ نوجوانوں کی تربیت کا شوق اور جذبہ اُن میں بے انتہا تھا جس کا ثبوت اُن کی تحریروں میں ملتا ہے۔ اردو میں روحِ تہذیب، آندھی میں چراغ، اصولِ تعلیم اور قومی سیرت کی تشکیل وغیرہ آپ کی قابلِ قدر تصانیف ہیں۔

خلاصہ

حضرت محمد ﷺ آج سے چودہ سو برس پہلے عرب میں ایک معزز خاندان قریش میں پیدا ہوئے۔ اُن کے پیدا ہونے سے چھ ماہ پہلے اُن کے والد حضرت عبداللہ کا انتقال ہو گیا۔ چھ سال کی عمر میں ماں حضرت آمنہ بھی انتقال کر گئیں۔ اب حضرت محمد ﷺ کی پرورش اُنکے دادا کرنے لگے۔ دو سال بعد دادا بھی چل بسے اس کے بعد ان کی کفالت کی ذمہ داری چچا ابو طالب نے اپنے ذمہ لی۔ انہوں نے پیارے نبی کو بہت سے ملکوں کی سیر کرائی اسطرح سے حضرت محمد ﷺ کو بہت سے ملکوں کو دیکھنے کا موقع مل گیا۔ اسطرح سے پیارے نبی کو تجارت کا اچھا تجربہ مل گیا۔

آپ نے اپنی شرافت، دیانت، انسان دوستی اور ہمدردی کی بدولت لوگوں کے دلوں میں گھر کر لیا۔ دوست، دشمن سب انہیں صادق اور امین کہنے لگے۔ آپ کی ذات میں تمام اوصاف حمیدہ بدرجہ اتم موجود ہیں۔ اس لئے انسان کامل کا لقب صرف اور صرف ان کی شخصیت کے ساتھ منسلک کرنا موزوں ہے۔ ان کے دل کو حق کی تلاش تھی۔ لوگ راہِ حق سے دور ہو گئے تھے۔ انہوں نے ساری انسانیت کو معرفت الٰہی اور خدمتِ خلق کے جذبے سے سرشار فرمایا۔

مصنف کا حوالہ دیکر سیاق وسباق کے ساتھ درج ذیل پیرا کا ماحصل لکھئے۔

"دل کی آنکھیں تو قدرت نے ابتدا سے روشن کی تھیں.................. ان کے کردار میں پاکیزگی اور شرافت پیدا ہو"

تشریح:

یہ پیرا ڈاکٹر غلام السیدین کے سیرتی مضمون "انسان کامل" سے لیا گیا ہے۔ اس مضمون میں حضرت محمد ﷺ کی ابتدائی زندگی کے حالات بیان کرتے ہوئے مصنف لکھتے ہیں کہ مشیت خداوندی نے کس صورت حال میں حضرت محمد ﷺ کی پرورش اور تربیت کی۔ اللہ تعالی نے حضرت محمد ﷺ کے دل مبارک کو پہلے ہی روشن کر دیا تھا۔ باہری آنکھوں سے لوگوں کی بری حالت اور برے راستوں پر چلنے کا حال دیکھ کر آپ کا دل مبارک رنجیدہ ہو گیا وہ صرف اور صرف اس سوچ میں تھے کہ کس طرح انسانیت کو صحیح راستے پر لایا جائے اور اس کے علاوہ اُن میں